بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصریحات

پچھلے دنوں لاہور میں ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا - جس پر مسلمانانِ لاہور اور پنجاب کے دیگر شہروں میں بیحد اضطراب اور بے چینی پیدا ہوئی - اسی سلسلہ میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ ایک اقلیتی غیر مسلم فرقہ جس کی تعداد ، مسلمانوں کے مقابلے میں نہیں ، بلکہ دوسری اقلیتوں کے مقابلہ میں بھی آٹے میں نمک کی حیثیت بھی نہیں رکھتی ، مسلسل اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی میں مشغول اور ملّتِ اسلامیہ کے جذبات کو مجروح کرنے میں مصروف ہے -

حال ہی میں اسی غیر مسلم اقلیتی فرقہ کے ایک آرگن " الفرقان " میں جو ربوہ سے شائع ہوتا ہے ، عالمِ اسلام کی انتہائی مقتدر اور واجب الاحترام شخصیت امام الحرمین شاہ فیصل مرحوم کی شہادت پر ایک انتہائی قبیح اور دل آزار مضمون شائع کیا جس میں برملا طور پہ یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ شاہ مرحوم کی شہادت اس لئے واقع ہوئی کہ انہوں نے حرمین کی پاک اور مقدس سرزمین کو مرزائیوں کے ناپاک قدموں سے آلودہ ہونے کی اجازت نہ دی اور قانوناً اس بات کو نافذ کر دیا کہ کوئی بھی مرزائی اپنے کفر اور ارتداد کی بنا پر حرمین شریفین میں داخل نہیں ہو سکتا۔

ہمیں اس بات پر انتہائی حیرت اور تعجب ہے کہ حکومتِ پاکستان کے احتساب کے محکمے جن میں پریس برانچ اور لا اینڈ ڈیپارٹمنٹ خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں ، مرزائیوں کے بارہ میں اس قدر فراخ دل ، بے خبر یا بے حس کیوں واقع ہوئے ہیں کہ مرزائیوں کو اس قدر یاوہ گوئی

اور خباثت کے اظہار کی جرأت اور جسارت ہوئی۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ ایک ایسے ملک کے سربراہ کی شہادت پر، جو پاکستان کا دوست، بہی خواہ، خیر خواہ اور ہمدرد رہا ہے۔ اور ایک ایسا سربراہ جس کی شہادت پر پاکستان کا بچہ بچہ گریہ کناں اور غم زدہ تھا اور جس کی پاکستان دوستی اور اسلام پروری پوری دنیا کے اسلام کی امامت کا تاج اس کے سر پر رکھے ہوئے تھی، اس عظیم مرتبت شخصیت کے بارہ میں ایک غیر مسلم گروہ کا ایک انتہائی حقیر چیتھڑا اس طرح کی بیہودہ گوئی کا مرتکب ہوا اور ان محکموں کے کانوں پر جوں تک نہ رینگے۔

کیا اس محکمہ کے ارباب کار اس بات سے بے بہرہ ہیں کہ اس طرح کی ہرزہ سرائی سے نہ صرف مسلمانانِ پاکستان اور مسلمانانِ عالم اسلام ہی کے دل مجروح نہیں ہوتے بلکہ ایک عظیم اور مخلص مددگار دوست ملک کے تعلقات بگڑنے کا اندیشہ بھی موجود ہوتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ اسی ملک میں کئی لوگوں کو اس لئے پابندِ سلاسل بنا دیا گیا کہ انہوں نے کسی عام دوست کے بارے میں مذعوم طور پر ناروا گفتگو کی تھی۔ لیکن یہاں گفتگو زیر بحث نہیں کہ جس کا ثبوت بھی محل نظر ہے بلکہ ایک تحریر موجود ہے جسے باقاعدہ چھاپا گیا اور نشر کیا گیا۔

کیا ہم اس بات کی توقع رکھیں کہ احتساب کی وہ ایجنسیاں جو ناموسِ رسالت کے لئے تڑپنے والی گردنوں کو جھکانے کے لئے ہمہ دم غور و فکر کرتی رہتی ہیں، سرورِ کونینؐ اور ان کے وفا شعار خدام کے دشمنوں کی سرکوبی کے لئے بھی حرکت میں آئیں گے۔

ہم اس مرحلہ پر "الفرقان" کے بر خود غلط مدیر اور بے سمجھ حاشیہ بردار کو یہ بتلانا بھی اپنا فریضہ سمجھتے ہیں کہ بدبختو! تمہیں کیا معلوم کہ فیصل کو خداوندِ قدوس نے شہادت کا یہ منصبِ عظیم عطا ہی اس لئے کیا ہے کہ انہوں نے سارقانِ نبوت اور غدارانِ اسلام کا داخلہ اس مقدس سرزمین میں بند کر دیا تھا جسے رب کا گھر اور اس کے آخری نبی کے مولد و مدفن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ وگرنہ موت سے کس کو رستگاری ہے؟ ہر آدمی نے مرنا ہے اور فیصل مرحوم بھی اپنی عمرِ طبعی پوری کر چکے تھے لیکن شہادت کا اعزاز تو ایسا اعزاز ہے جس کا ادراک مرزائی امت کے جعلی خالق اور قادیانی متنبی کے مرتد پیروکار کبھی نہیں کر سکتے۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا،
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں!